ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ--- کون تھے؟ اس کا جواب نئی نسل کے کسی فرد سے نہ پڑے تو یقیناً یہ کوئی قابلِ رشک بات نہ ہوگی۔ لیکن المیہ صرف یہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ہے ابوالکلامؒ کے اپنے دور سے لیکر آج تک انہیں صحیح معنوں میں جاننے اور پہچاننے والے لوگ کتنے رہے ہیں؟ جواب معلوم!

شورش کاشمیریؒ نے مولاناؒ کا "چہرہ مُہرہ" لکھا تو مختصر لفظوں میں پوری شخصیت سمو کر رکھ دی۔ انہوں نے لکھا تھا کہ

"سیاست دانوں میں عبقری، قرنِ اوّل کے شہ دماغ مسلمانوں کی تصویر، قرآن کے مفسر، آزادی کی جدوجہد کے سالار، چال میں طنطنہ، ڈھال میں ہمہمہ، بولتے تو پھول جھڑتے، مطالب کے فرش پر الفاظ کا رقص---- چاروں طرف سحر پھیل جاتا۔ ۱۸۵۷ء کی خونخواری کے بعد ۱۹۱۰ء میں اسلام کی پہلی آواز جس نے مسلمانوں کی پلکوں سے نیندیں اتاریں اور اُن کے کانوں کا جُھومر بن گئی"

پاکستان میں بلکہ ہندوستان اور پاکستان میں اس وقت اگر کسی کو مولاناؒ کے افکار و سوانح کی اشاعت کی مسلسل توفیق میسر ہے تو وہ ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری ہیں۔ اُنہوں نے "آزاد صدی" (۱۹۸۸ء - ۱۸۸۸) کی مناسبت سے ۲۴، معرکہ آرا کتابیں، تو گزشتہ چار پانچ برسوں ہی میں شائع فرمائی ہیں۔

پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مولاناؒ کی شخصیت، صحافت، خطابت، سیاست، ادبیت اور اُن کے مذہبی، تعلیمی اور فلسفیانہ افکار پر ۲۴ نامور اہل علم کی نگارشات کو اس مجموعے کی صورت میں یکجا کر کے اور بہت کم قیمت پر مہیا کر کے۔ اُنہوں نے ایک ہی چیز ثابت کی ہے کہ ابھی ابوالکلام کے "عاشقِ صادق" زندہ ہیں۔

○

کھانے پینے کے مسنون آداب

مؤلف: ابو امامہ مولانا غلام یٰسین

ناشر: مکتبہ ابوبکر، آرائیں واہن، نزد میلسی ضلع وہاڑی

ضخامت: ۱۲۰ صفحات

قیمت: ۳۰ روپے

کتابت طباعت: متوسط

اس کتاب کی اگر تعریف کی جائے اور تحسین کی جائے تو شاید بہت سے قارئین اسے ایک رسمی انداز پر محمول کریں گے۔ لیکن یقین مانیے کہ یہ کتاب ایسی ہے جو کئی پہلوؤں سے قابل قدر ہے۔ ایک تو یہی کہ اس عنوان پر افرادِ امت کی تعلیم اور تہذیب کی ضرورت آج بھی، بہت زیادہ بلکہ پہلے سے بہت بڑھ کر ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے ہاں ایسے باشعور علماء آج بھی سامنے آ رہے ہیں (خواہ بہت ہی کم تناسب میں) جن کی نظر، اُمت کے احوال کی اصلاح کیلئے صحیح سمت میں سفر کرتی ہے۔ بقول حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ--- "دین تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اداؤں کا نام ہے۔" گویا دین کے مبلغوں اور معلموں پر لازم ہے کہ وہ ہر قسم کی متابعتوں سے